تحریکِ اسلامی کا آئندہ لائحۂ عمل

مصنف: سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

ترتیب و پیشکش: عطاء الرحمٰن چوہان

تحریک اسلامی کا آئندہ لائحہ عمل

قیام پاکستان سے قبل جماعت اسلامی تین نکاتی لائحہ عمل پر کام کر رہی تھے۔ قیام پاکستان کے بعد چوتھے نکتے کا اضافہ کیا گیا۔

1۔ تطہیر و تعمیر افکار
2۔ صالح افراد کی تلاش، تنظیم اور تربیت
3۔ اجتماعی اصلاح کی سعی / اصلاح معاشرہ
4۔ نظام حکومت کی اصلاح

نصب العین

اقامتِ دین

یعنی مکمل اسلامی نظامِ زندگی کے
ذریعے رضائے الٰہی کا حصول

جماعت اسلامی آزاد جموں وکشمیر



نصب العین کے حصول کا راستہ

1۔ انسان بالعموم اللہ کی حاکمیت و اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کرے، اس کے بھیجے ہوئے قانون کو اپنی زندگی کا قانون تسلیم کرے اور اس میں کسی دوسری اطاعت کو جمع نہ کرے۔ مثلاً غیر الٰہی نظامات (جمہوریت، سیکولرزم، سوشلزم) میں سے کسی ایک پر ترجیح دینا، کسی فاسد نظام کی حمایت کرنا، کسی فاسد نظام میں اپنے لیے جگہ بنانا۔ جو دین حق کا داعی ہو اسے ان تمام قضیوں سے دور رہ کر خالص اقامت دین پر کام کرنا چاہیے۔

2۔ نصب العین کے لیے صرف ان لوگوں پر مشتمل تنظیم بنائی جائے جو اس دعوت کو شعوری طور پر قبول کریں، جو بندگی اور اطاعت کو خالص اللہ کے لیے خالص کریں اور وہ کسی دوسرے نظام کے نہ معترف ہوں اور نہ ہمدردی رکھتے ہوں۔

3۔ غیر الٰہی نظام اطاعت پر حملہ کیا جائے، اس کو رد کرنے کے ساتھ اللہ کی حاکمیت قائم کرنے پر ساری جدوجہد کی جائے۔

دستور جماعت میں نصب العین کی تشریح

"عملاً اقامت دین (یعنی حکومت الہیہ یا اسلامی نظام زندگی کا قیام) اور حقیقۃً رضائے الٰہی اور فلاح اُخروی کا حصول"
اقامت دین یعنی اس کا تعلق انفرادی اور اجتماعی زندگی سے، نماز، روزے، حج، زکوۃ سے، معیشت، معاشرت، تمدن، سیاست سمیت ہر شعبہ زندگی میں دین کی اطاعت لازم ہو۔

جماعت اسلامی محدود معنوں میں کوئی سیاسی جماعت نہیں بلکہ ایک اصولی جماعت ہے، جو پوری انسانی زندگی کے لیے ایک جامع اور عالمگیر نظریہ حیات پر یقین رکھتی ہے۔ اس نظریہ کو انسانی عقائد افکار، اخلاق و عادات، علوم و فنون، ادب و آرٹ، تمدن و تہذیب، مذہب و معاشرت، معاشی، سیاسی اور نظام مملکت اور بین الاقوامی تعلقات پر حاوی رکھنا چاہتی ہے۔

ہماری دعوت

- اپنی پوری زندگی میں اللہ تعالیٰ کی بندگی اور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کرو۔
- قول وفعل کے تضاد کو دور کر کے یک رنگی اختیار کرو۔
- قرآن وسنت کے نظام کے نفاذ کے لیے منظم ومتحد ہو کر جدو جہد کرو۔
- مصلحتوں اور مفادات کو ترک کر کے کشمیر کی آزادی کے لیے جدو جہد کرو۔

جو اس دعوت کو حق سمجھے وہ اس میں ہمارا ہیا ساتھ دے اور جو اس میں روڑے اٹکائے، وہ اللہ کے ہاں اپنا جواب سوچ لے۔





جماعت اسلامی آزاد جموں وکشمیر

بندگی رب کا مفہوم



ہماری زندگی کا سارا کاروبار اسی کی پیروی میں چلے اور ہم ایک لمحہ کے لیے بھی اپنی زندگی کے کسی چھوٹے سے چھوٹے شعبے میں بھی اس نظام حق کے خلاف کسی دوسرے نظام کے تسلط کو برداشت نہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔

منافقت اور دورنگی

منافقت سے مراد یہ ہے کہ آدمی جس دین کی پیروی کا دعویٰ کرے اس کے بالکل مخالف نظام زندگی کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دے۔ اگر مسلط ہے تو اس کو بدلنے کی سعی وجدوجہد نہ کرے، بلکہ اس فاسد نظام میں اپنے لیے جگہ بنانے کی کوشش کرے۔ اس نظام پر راضی رہے۔ یہ کھلی منافقت اور دورنگی ہے۔ اس کو ختم کرکے خالص اللہ کے دین کے قیام کے لیے خود کو وقف کیا جائے۔

مثلاً نمازی، حاجی، تہجد گزار ہو لیکن سیاسی میدان میں قوم پرستی، سیکولرزم، کیمونزم یا ایسے کسی اور نظام کا حامی، معاون اور رہبر ہو۔

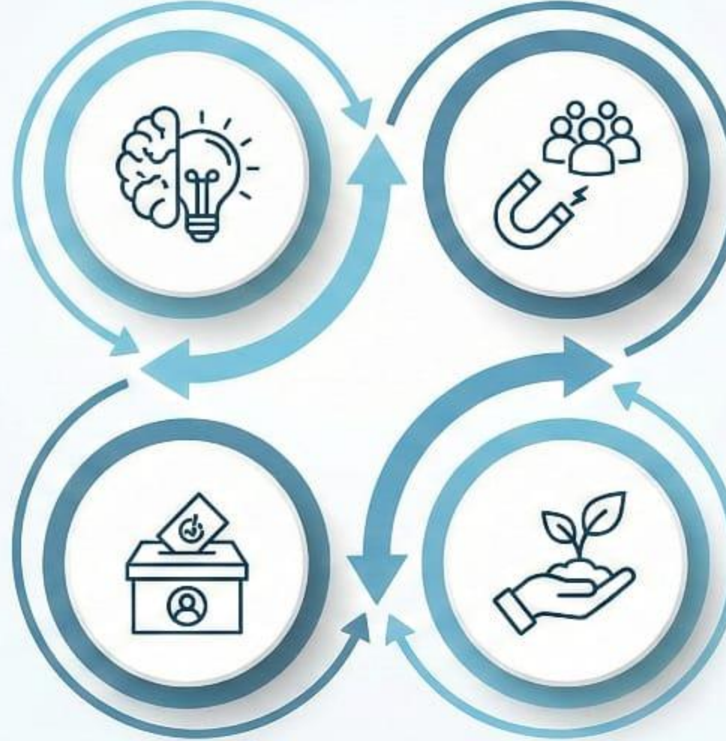
اقامتِ دین کا چار نکاتی پروگرام

1. تطہیرِ افکار

غلط نظریات کی تردید اور اسلامی فکر کی اشاعت۔

2. صالح عناصر کی تنظیم

مخلص افراد کو اکٹھا کرنا۔



3. سعیِ اصلاح

معاشرے کی اخلاقی و سماجی بہتری۔

4. نظامِ قیادت کی تبدیلی

انتخاب کے ذریعے صالح قیادت کا قیام۔

جماعت اسلامی کا چار نکاتی لائحہ عمل (The Roadmap)

رضائے الٰہی

فلاحِ آخرت

نوٹ: یہ واضح رہے کہ حکومت منزل نہیں بلکہ راستہ ہے، اصل منزل رضائے الٰہی ہے۔



1. تطہیر و تعمیرِ افکار

ذہنوں کی تبدیلی اور مغربی افکار
(سرمایہ داری، اشتراکیت) کا علمی رد۔

کالونیل دور کے تصورات دین



2. تلاش و تربیتِ افراد

صالح اور باصلاحیت لوگوں کو منظم کرنا
(Counter-Elite کی تیاری)۔



3. اصلاحِ معاشرہ

خدمتِ خلق (الخدمت) کے ذریعے
عوامی اعتماد اور اخلاقی جواز حاصل کرنا۔

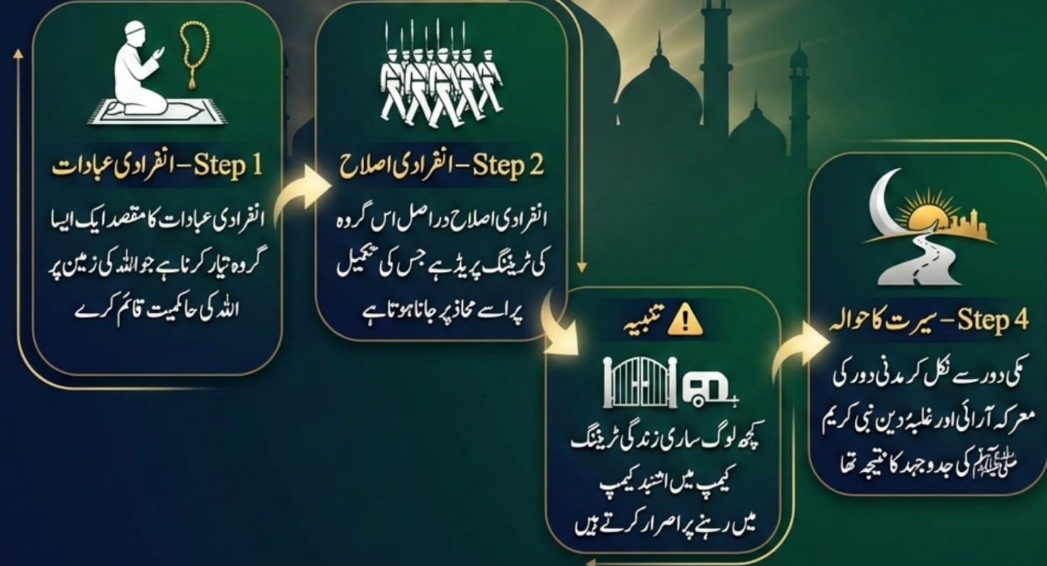
کالونیل دور کے تصورات دین

ذہنی، اخلاقی اور عملی انارکی کو ختم کیا جائے ہ عوام و
خواص میں صحیح اسلامی فکر، اسلامی سیرت اور سچے
مسلمان کی سی عملی زندگی پیدا کیا جائے۔



4. اصلاحِ حکومت

پرامن آئینی جدوجہد اور انتخابات
کے ذریعے نظام کی تبدیلی۔



اسلامی انقلاب ہر باشعور مسلمان کی آرزو ہے
Step 1 – انفرادی عبادات
انفرادی عبادات کا مقصد ایک ایسا گروہ تیار کرنا ہے جو اللہ کی زمین پر اللہ کی حاکمیت قائم کرے
Step 2 – انفرادی اصلاح
انفرادی اصلاح دراصل اس گروہ کی ٹریننگ پریڈ ہے جس کی تکمیل پر اسے محاذ پر جانا ہوتا ہے
تنبیہ
کچھ لوگ ساری زندگی ٹریننگ کیمپ میں اتنبد کیمپ میں رہنے پر اصرار کرتے ہیں
Step 4 – سیرت کا حوالہ
مکی دور سے نکل کر مدنی دور کی معرکہ آرائی اور غلبۂ دین نبی کریم ﷺ کی جدوجہد کا نتیجہ تھا
آئیں! اسوۂ حسنہ کے مطابق اسلامی انقلاب کے لیے
جدوجہد کا حصہ بنیں اور حقیقی مسلمان کا کردار پیش کریں
طالب دعا: عطاء الرحمن چوہان

1۔ تطہیر و تعمیر افکار

1۔ غیر اسلامی قدامت کے جنگل کو صاف کر کے اصل اور حقیقی اسلام کی شاہراہ کو نمایاں کیا جائے۔
2۔ مغربی علوم و فنون اور نظام تہذیب پر تنقید کر کے بتایا جائے کہ اس میں کیا کچھ غلط اور قابل ترک ہے اور کیا کچھ صحیح اور قابل اخذ ہے۔
3۔ وضاحت کے ساتھ یہ دکھایا جائے کہ اسلام کے اصولوں کو زمانہ حال کے مسائل و معاملات پر منطبق کر کے ایک صالح تمدن کی تعمیر کیسے ہو سکتی ہے اور اس میں ایک ایک شعبہ زندگی کا نقشہ کیا ہو گا۔
اس طریقے سے ہم خیالات کو بدلنے اور ان کی تبدیلی سے زندگیوں کا رخ پھیرنے اور ذہنوں کی تعمیر نو کے لیے فکری غذا بہم پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔
.4 کالونیل دور کے تصورات کی نفی کرتے ہوئے اسلام کو ایک مکمل نظام زندگی کے طور پر پیش کیا جائے۔

2۔ صالح افراد کی تلاش، تنظیم اور تربیت

1۔ ایسے افراد جو پرانی اور نئی خرابیوں سے پاک ہوں یا اب پاک ہونے کے لیے تیار ہوں، جن میں اصلاح کا جذبہ موجود ہو، جو حق کو حق مان کر اس کے لیے وقت، مال اور محنت کی کچھ قربانی کرنے پر تیار ہوں۔

2۔ معاشرے میں صالح عنصر موجود ہے، مگر منتشر ہونے کی وجہ سے یا جزوی اصلاح کی پراگندہ کوشش کرنے کی وجہ سے کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر رہا۔ انہیں چھانٹ کر ایک مرکز پر جمع کرنا، ایک حکمت کے ساتھ ان کی اصلاح و تعمیر کرنا۔

3۔ انہیں گوشہ عافیت سے نکال کر میدان سعی و عمل میں لانا چاہتے ہیں۔

4۔ اگر یہ ہمارے مقصد، طریق کار اور نظام جماعت کو قبول کر لیں تو جماعت میں شامل کر لیتے ہیں۔

5۔ اسلامی نظام محض کاغذی نقشوں اور زبانی دعوں پر قائم نہیں ہو سکتی، جب تک اس کی پشت پر صلاحیتوں اور صالح افراد کی ایک کثیر تعداد موجود نہ ہو۔

3۔ اجتماعی اصلاح / اصلاح معاشرہ

1۔ہماری ساری کوششوں کا مرکز یہ ہے کہ اُس ذہنی، اخلاقی اور عملی انارکی کو ختم کیا جائے جو پرانے جمود فکری جمود اور مغربی غلامی کے باعث پائے جانے والے رجحانات کی وجہ سے ساری قوم میں پھیل چکی ہے۔ تا کہ عوام وخواص میں صحیح اسلامی فکر، اسلامی سیرت اور سچے مسلمان کی سی عملی زندگی پیدا کیا جائے۔

2۔ دین کے محدود تصورات (انفرادی عبادات، دین اور دنیا کی تقسیم) کی اصلاح

3۔ اصلاح معاشرہ مسلسل، طویل اور صبر آزما کام ہے، جو کامیابی کے باوجود جاری رکھا جائے گا۔

4۔ دعوت اور تربیت کے مسلسل عمل سے عوام الناس کو غلبہ دین کے لیے تیار کرنا۔

4۔ نظام حکومت کی اصلاح

1۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ زندگی کے موجودہ بگاڑ کو درست کرنے کی کوئی کوشش اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک نظام حکومت درست نہ ہو جائے۔ اس لیے کہ تعلیم، قانون، نظم و نسق اور تقسیم رزق کی طاقتوں کے بل پر جو بگاڑ پھیل رہا ہے، اس کے مقابلے میں محض وعظ و نصیحت پر انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ اصلاح تب ہی ممکن ہے کہ اقتدار صالحین کے ہاتھ میں ہو۔

2۔ یہ تبدیلی لانے کے لیے رائے عامہ کی تربیت، عوام کے معیار انتخاب کو بدل کر، انتخاب کے طریقوں میں خرابیاں دور کر کے ہی صالح افراد کو اقتدار تک لایا جا سکتا ہے۔

3۔ اس طرح جو تبدیلی رونما ہو گی وہ دیرپا ہو گی ورنہ کسی بھی شارٹ کٹ سے اقتدار پر قبضہ دیرپا تبدیلی کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔

نظمِ باطل کے مقابل منظم جدوجہد

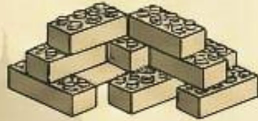
اقتدار پر صدیوں سے قابض نظام کو بدلنے کے لیے مستعد، باکردار اور قربانی دینے والی ٹیم ناگزیر ہے

جماعت اسلامی نے کبھی تعداد کو معیار نہیں بنایا، اس کی توجہ ہمیشہ ارکان کی کیفیت پر رہی ہے۔

خام مال کی بڑی تعداد کے بجائے مٹھی بھر ایسے افراد درکار ہیں جو:

سیرتِ صالحہ کے حامل ہوں، جذبۂ صادق سے سرشار ہوں، نظم میں مضبوط ہوں، عمل میں سرگرم ہوں، آپس میں بنیانٌ مرصوص کی طرح جڑے ہوں





قافلے کو اپنے نصب العین کی طرف پیش قدمی کرنی چاہیے، جو ساتھ چل سکے، وہ چلے، جو نہ چل سکے، وہ الگ ہو جائے یا الگ کر دیا جائے۔

جماعت اسلامی آزاد جموں وکشمیر، منظم جدوجہد — باکردار قیادت ۔ اقامتِ دین

اللہ کو کیسی جدوجہد پسند ہے؟

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ (الصف:4)

بے شک اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں، گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔



نتیجہ: اقامتِ دین کی کوشش بغیر "صف بندی" (Organization) کے ادھوری ہے۔

غیر شرعی نظام میں اسلام؟

- اسلام ایسا مذہب نہیں جو دوسرے مذاہب کی طرح ہر نظام زندگی کے اندر رہ سکتا ہو بلکہ وہ ایک مکمل نظام زندگی ہے جو تمام شعبہ حیات پر اپنا تسلط چاہتا ہے۔
- غیر اسلامی نظام میں اسلام کے پنپنے کا کوئی امکان نہیں بلکہ جو کچھ بچا کھچا ہے وہ بھی زیادہ دیر بچا نہیں رہ سکتا، خواہ اسے بچانے کے لیے وعظ و تبلیغ، تدریس و تالیف پر کتنا ہی زور لگالیا جائے۔
- اصل خرابی کی جڑ کفر و فسق کی امامت و رہنمائی ہے جس کی بدولت خدا فراموش نظام قائم رہتا ہے۔
- جو لوگ اسلامی نظام زندگی پر ایمان لاتے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ کفر و فسق کو امامت کے مقام سے ہٹا کر ایمان و عمل صالح کو اس مقام پر لانا چاہیے۔
- اس کام کے لیے تمام جائز و معقول تدابیر استعمال کرنی چاہیے، جن سے اسلامی انقلاب ممکن ہوں۔

غیر شرعی نظام میں اسلام؟

- ❖ باطل کی جگہ باطل قائم کرنا، انگریز کی جگہ ہندوستانیوں کی کافرانہ حکومت لے آنا، اس کے لیے لڑنا مسلمان کا کام نہیں۔
- ❖ کافرانہ نظام کے اندر محض آئینی تحفظات اسلامی تہذیب کے بقاء کے لیے کچھ کام نہیں آسکتے۔(جیسے مسلم فیملی لاء، نظام زکواۃ)
- ❖ ایک جہالت سے بچنے کے لیے دوسری جہالت میں پناہ لینا مسئلے کا حل نہیں۔
- ❖ مسلمانوں کے لیے اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے کہ وہ اپنے اندر زندگی کی طاقت پیدا کریں اور اس طاقت کو صحیح سمت کی طرف بڑھنے کے لیے استعمال کریں۔
- ❖ مسلمان ہونے کی حیثیت میں جو چیز کم سے کم ہمارا مقصود بن سکتی ہے کہ یہ ملک اگر کلیۃً نہیں تو بڑی حد تک دارالاسلام بن جائے۔
- ❖ مسلمان کبھی مسلمان رہتے ہوئے نہ مغربی طرز نیشنلزم کا اختیار کر سکتا ہے اور لادینی جمہوریت کا حصہ بن سکتا ہے۔
- ❖ نظام حکومت کی اصلاح کے بغیر نہ منکر کو مٹایا جاسکتا ہے اور نہ اصلاح خلق کی کوئی سکیم ممکن ہو سکتی ہے۔

غیر شرعی نظام میں اسلام؟

- دین حقیقت میں اپنا غلبہ چاہتا ہے اور عملاً غالب نظام زندگی ہی کا نام دین ہے۔
- غالب نظام جو بھی ہو، اس کے تحت مغلوب نظام نہیں چل سکتا۔
- اسلام کا اصل تقاضا یہ ہے کہ وہ پورے نظام زندگی پر غالب ہو۔
- ایمان کی صداقت کا معیار یہ ہے کہ آدمی اس مقصد کے لیے اپنی جان لڑا دے۔

تبدیلی کیسے لائی جائے؟

- توسیع دعوت کے لیے جتنے وسائل میسر ہوں ان کے ذریعے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ہم خیال بنایا جائے۔
- ان میں سے جو لوگ عملاً اس مقصد کے لیے کام کرنا چاہیں، انہیں جماعت میں شامل کر کے ایسی تربیت کی جائے کہ ایک صالح جماعت تشکیل پائے جو ایک متبادل قیادت کا بار اٹھانے کے لائق ہو سکے۔
- رابطہ عوام مہم چلانے سے پہلے ایسے افراد تیار کرنے کی ضرورت ہے جو بہترین فکری صلاحتیوں کے حامل ہوں کہ تعمیر افکار کے ساتھ ساتھ اجتماعی قیادت کے دہرے فرائض کو سنبھال سکیں۔ صالحین کو چھانٹ عوام کی قیادت کے لیے ایک ایسی جماعت تیار ہو جو ایک فرد اپنے اعلیٰ کردار اور صلاحیت سے علاقے کو عوام کو سنبھال سکے، اس کی ذات مرجع خلائق ہو۔
- ایک ہمہ گیر انقلاب کا یہی طریقہ ہے ورنہ تحریک کی تباہی ناگزیر ہے۔ اگر عوام کو تیار کر لیا جائے اور مقامی سطح پر قیادت میسر نہ ہو تو لوگ قیادت نااہل لوگوں کے سپرد کر دیں گے۔

ہماری ذمہ داری

- دین کو قائم کرنا زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہے۔
- یہ مقصد صرف "التزامِ جماعت" سے حاصل ہوسکتا ہے۔
- سید مودودیؒ کی دعوت اسی منظم جدوجہد کی پکار ہے۔

آیئے! اس عظیم مشن کا حصہ بنیں۔



غلبۂ دین — ذاتی روابط

اختیاری نہیں، لازمی تقاضا ہے

انقلاب بندوق یا نعروں سے نہیں، انسان سے انسان کے تعلق سے شروع ہوتا ہے۔ ہر نوجوان خود کو ایک دعوتی مرکز محسوس کرے۔




گھر سے آغاز: خودسازی، کردار، اخلاق




خاندان تک وسعت: قریب ترین رشتوں میں پیغام




دوستوں سے ربط: ہم عمر، ہم فکر




حلقہ تعارف: سوسائٹی، کلاس، محلہ، سوشل سرکل




یہی انقلاب کی بنیاد ہے

جماعت اسلامی آزاد جموں وکشمیر ضلع اسلام آباد

کل نہیں — آج سے آغاز کیجئے!

ہر فرد انفرادی حیثیت میں ہر وقت افراد کو اپنے ربط میں رکھ کر

سوالات

جماعت اسلامی اور روائتی مذہبی جماعتوں کے تصورات میں کیا فرق ہے؟

غلبہ دین کے لیے چار نکاتی لائحہ عمل کیا ہے؟

کیا غلبے کے بغیر دین کے تقاضے پورے ہو جاتے ہیں؟